مسلمان عورت کی معاشی سرگرمیاں: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

Muslim Woman in Economic Activities: In the Light of the Teachings of Islam

ڈاکٹر حشمت بیگم *
ڈاکٹر ثمینہ بیگم **

Abstract

Women of today are engaged in almost all field of life including army, politics, sports, culture, education, engineering, space and agriculture etc. Education enable women expand their scope of activities for contribution to their nation and state which is relevant to the teachings of Islam.

Islam allows women outside homes for work, education & business besides giving equal economic rights as par with men. Even Quran binds women for promoting virtue and forbidding sins. Quran at many Places mentions woman is spending for sadaqa & zakat.

In the life of holy prophet Muhammad (P.B.U.H), women had under taken various professions like agriculture and animal husbandry, trade and small seal industrial products.

Muslim women are allowed to undertake any profession but within certain limits. In this article the role of a Muslim Women will be discussed in economic activities along with their permitted and prohibited fields.
Keywords: Women, Economic rights , Quran, Islam

موجودہ دور میں خواتین زندگی کے ہر شعبے اور میدان میں مصروف عمل نظر آتی ہیں۔ تجارت، تعلیم، تحقیق اور طب کے میدان میں ان کی بھرپور صلاحیتوں کا اعتراف تو ایک عرصہ سے کیا جارہا تھا مگر اب تو فوج، سیاست، کھیل و ثقافت، معاشیات، انجنیرنگ و خلا بازی میں بھی ان کی موجودگی اور مقام کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ معاشی میدان میں بھی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑی نظر آتی ہے۔ تعلیم میں ان کا تناسب پہلے

* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور
** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

سے زیادہ ہے۔ عہد حاضر کی عورت باشعور بیوی، مشفق ماں اور مستعد کارکن کا لطیف امتزاج ہے۔ اس نے زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے اپنی عظمت کالوہا منوایا ہے۔

آج کی تعلیم یافتہ عورت اپنے مزاج اور افتاد طبع اور صلاحیت کے مطابق اپنے دائرہ عمل کو گھر کے علاوہ مزید وسیع کرنا چاہتی ہے۔اس کے پیش نظر بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ بعض خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی ذہنی، فکری اور روحانی صلاحیتوں کی تسکین اور جذب ہونے کے لئے گھر کی چار دیواری کافی نہیں ہوتی۔ یہ خواتین غیر معمولی ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کی مالک ہوتی ہیں جن کو بروئے کار لاکر وہ اپنے ملک و قوم کے تعمیری کاموں اور منصوبوں میں شریک ہونا چاہتی ہیں۔ ان کا نصب العین اور مقصد حیات بہت بلند ہوتا ہے۔ وہ قومی جذبہ سے سرشار مختلف قومی اور ملکی شعبوں میں سرگرم عمل رہتی ہیں۔ ان خواتین کے دل میں قوم وملت کا جذبہ کوئی غیر فطری اور غیر اسلامی نہیں ہے۔ ظاہر ہے ایسی خواتین اتنی ہی محترم اور باوقار ہوتی ہیں جیسے اندرون خانہ خواتین۔ بلکہ جو خواتین علم وہنر حاصل کرکے اپنی خداداد صلاحیتوں کو معاشرے کی تعمیر وترقی کے لئے بروئے کار لاتی ہیں وہ زیادہ قابل ستائیش ہوتی ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے صنف کی تربیت میں پیش پیش ہوتی ہیں بلکہ مردوں کی راہنمائی اور مثبت انداز فکر میں بھی اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔

بعض خواتین غربت اور تنگ دستی کی بناء پر بیرون خانہ ملازمت کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے انہیں اپنے خاندان والوں سے تعاون کرنا ہوتا ہے گھر سے باہر کام کرنے کے متعدد وجوہ ہوتی ہیں مثلا بعض اوقات واقعتا عورت کا کوئی کفیل، سرپرست یا ولی نہیں ہوتا۔ بیوہ اپنے یتیم بچے کیسے پالے؟ گھر کے اخراجات اور ضروریات کیسے پوری کرے؟ نوجوان لڑکیوں کو اپنی شادی کے اخراجات کے لئے ملازمت اختیار کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ ماں باپ پر بوجھ نہ بنیں۔ یا مرد کی آمدن اتنی محدود ہے جن سے بنیادی گھریلو ضروریات بمشکل پوری ہوں۔ ایسے میں عورت ملازمت اختیار کرکے مرد کا ہاتھ بٹانا چاہتی ہے۔ آج عورت مختلف دفاتر، فیکٹریوں، بوتیکس، سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دیگر کاروباری مراکز پر کام کرتی ہیں۔ دوسروں کے گھروں میں صفائی کرتی ہیں،، برتن مانجھتی ہیں، استری کرتی ہیں۔ ۔ ایسی مخلص، محنتی اور جفاکش خواتین کی ان گنت مثالیں اسلامی تاریخ کے ہر دور میں موجود رہی ہے۔

احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سی صحابیات نے شوہر، بچوں اور گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے اور حدود اللہ کے دائرے میں رہتے ہوئے کسب معاش میں حصہ لیا۔

زیر نظر مقالے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے حصول معاش کا جائزہ لیا گیا ہے نیز ان حدود و قیود کی نشاندہی کی گئی ہے جس کے اندر رہتے ہوئے مسلمان عورت زندگی کے دوڑ دھوپ میں حصہ لے سکتی ہے۔

گھر سے باہر سعی وجدوجہد کی اجازت قرآن مجید کی روشنی میں

موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں اللہ تعالیٰ ضروریات زندگی پورا کرنے کے لئے عورت کے گھر سے باہر کام کاج اور مردوں کے ساتھ اس کا طرز تعامل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ"[1]

ترجمہ: "اور جب (موسی علیہ السلام) مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پایا جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور موسی علیہ السلام نے ان (لوگوں) سے الگ ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکروں کو روک کر کھڑی تھیں۔ پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے۔؟ انہوں (دو عورتوں) نے کہا کہ ہمارے والد بوڑھے ہیں اور جب تک یہ چرواہے اپنے جانوروں کو نکال کر نہ لے جائیں ہم (اپنے جانوروں کو پانی) نہیں پلا سکتیں"۔

اسلام عورت کو کام کاج، تعلیم، ذمہ داری، مال کمانے، کاروبار کرنے، جائیداد بنانے جیسے تمام معاشرتی، اقتصادی اور معاشی معاملات میں مرد کے مساوی حقوق دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾[2]

ترجمہ: "اور ایسی بات کی تمنا نہ کرو جس کی بابت اللہ تعالی نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور مردوں نے جو کمایا اس میں سے ان کے لیے حصہ (مقرر) ہے اور عورتوں نے جو کمایا اس میں سے ان کے لیے حصہ (مقرر) ہے۔ اور اللہ تعالی سے ان کا فضل مانگو۔ بے شک وہ ہر چیز کے بارے میں جاننے والے ہیں"۔

یعنی اگر عورت شریعت کے تمام حدود کی پابندی کرتے ہوئے اور اپنی گھریلو ذمے داریوں کو انجام دیتے ہوئے کسب معاش میں حصہ لے تو قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق نہ تو اس پر کوئی پابندی عائد کی گئی

ہے اور نہ ہی اسے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں شرعی امور جیسے پردہ کی پابندی اور غیر مردوں سے ربط میں احتیاط لازمی ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انفاق فی سبیل للہ کے سلسلے میں عورت کا مال خرچ کرنے کا ذکر ملتا ہے اور اسے حق تصدق دیا گیا ہے۔

﴿وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ﴾[3]

ترجمہ:"صدقہ دینے والے مردوں اور صدقہ دینے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالی نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کرر کھا ہے"۔

اسلام نے اجتماعی زندگی میں مرد و عورت کو ایک دوسرے کا معاون و مددگار قرار دیا ہے۔اس لئے یہ کہنا کہ عورت کا دائرہ کار صرف گھر کی چار دیواری اور بچوں کی پرورش تک محدود ہے صحیح نہیں ہے۔

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾[4]

ترجمہ:" اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی ضرور ان پر رحم فرمائے گا"۔

"عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجت سودة بعد ما ضرب الحجاب لحاجتها وكانت امرأة جسيمة لا تخفى على من يعرفها فرآها عمر بن الخطاب فقال ياسودة أما والله ما تخفين علينا فانظري كيف تخرجين . قالت فانكفأت راجعة ورسول الله صلى الله عليه و سلم في بيتي وإنه ليتعشى وفي يده عرق فدخلت فقالت يا رسول الله إني خرجت لبعض حاجتي فقال لي عمر كذا وكذا قالت فأوحى الله إليه ثم رفع عنه وإن العرق في يده ما وضعه فقال (إنه قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن)"[5]

سیرت طیبہ

اسلام نے عورت کے میدان عمل، سعی و جدوجہد کے لئے ایک وسیع فضا مہیا کی ہے جو علم و فکر کے میدان سے لے کر تجارت، زراعت، طب، صنعت اور دیگر مختلف پیشوں، اور بہت سی ملی و اجتماعی سرگرمیوں

تک وسیع ہے۔ اسلام عورت کو اس قابل دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کرے اور اس کے ہاتھوں انسانیت کو فائدہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں مگر یہ تمام صحابیات رضی اللہ عنہن کا مشغلہ نہیں تھا بلکہ بعض سرسبز مقامات کے باشندوں کا پیشہ تھا مدینہ منورہ میں انصار کی تمام عورتیں کاشتکاری کرتی تھیں اور خاص طور پر سبزیاں کاشت کرتی تھیں مدینہ منورہ میں نہ صرف عورتیں گھر کا کام بلکہ اکثر باہر کا کام بھی کرتی تھیں اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی مرد زیادہ تر جہاد اور تبلیغ دین میں مصروف عمل رہتے تھے جن کی وجہ سے ان کو گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے کا موقع کم ملتا تھا اسی وجہ سے صحابیات نے گھر کی دیکھ بھال، زراعت، باغبانی اور جانوروں کی دیکھ بھال بھی کی۔

کاشتکاری

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خالہ کا واقعہ کھیتی باڑی کے کاموں سے متعلق ہے۔

"عنْ جَابِرٍ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ، فَنَهَاهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا:اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ، لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيرًا"[6]

"جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑلیں سو ایک شخص نے ان (کی خالہ) کو (دوران عدت) گھر سے باہر نکلنے پر جھڑکا۔ تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے اسے کہا کہ تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑلو۔ اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اور لوگوں کا بھلا ہو) یا اور نیکی کرو (کہ جس سے تمہارا بھلا ہو)"

"عن سهل قال : كانت فينا امرأة تجعل على أربعاء في مزرعة لها سلقا فكانت إذا كان يوم جمعة تنزع أصول السلق فتجعله في قدر ثم تجعل عليه قبضة من شعير تطحنها فتكون أصول السلق عرقه وكنا ننصرف من صلاة الجمعة فنسلم عليها فتقرب ذلك الطعام إلينا فنلعقه وكنا نتمنى يوم الجمعة لطعامها ذلك"[7]

"سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک عورت تھی جو نالوں پر اپنے ایک کھیت میں چقندر بوتی تھی جب جمعہ کا دن آتا وہ چقندر اکھاڑ کر لاتی اور اسے ایک ہانڈی میں پکاتیں

اور اوپر ایک مٹھی جو کا آٹا چھڑک دیتیں اسی طرح یہ چقندر گوشت کی طرح ہو جاتے جمعہ کی نماز سے واپسی پر ہم انہیں سلام کے لیے حاضر ہوتے تو یہی پکوان ہمارے آگے رکھ دیتیں اور ہم اسے کھا لیتے ہم لوگ ہر جمعہ کو ان کے اس کھانے کے آرزومند رہا کرتے تھے"۔

تجارت

صحابیات میں سے بعض تجارت بھی کیا کرتی تھیں اور اسی وجہ سے شہرت بھی رکھتی تھیں جیسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت وسیع پیمانے پر تھی۔

"كَانَتْ خَدِيجَةُ ذَاتَ شَرَفٍ وَمَالٍ كَثِيرٍ وَتِجَارَةٍ تَبْعَثُ إِلَى الشَّأْمِ فَيَكُونُ عِيرُهَا كَعَامَّةِ عِيرِ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ تَسْتَأْجِرُ الرِّجَالَ وَتَدْفَعُ الْمَالَ مُضَارَبَةً"[8]

"خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا ایک معزز، شریف، دولت مند اور تاجر خاتون تھیں آپ ملک شام مال تجارت بھیجا کرتی تھیں قریش کے اونٹوں پر جس قدر مال ہوتا تھا اس قدر تنہا ان کے اونٹوں پر ہوتا تھا آپ مردوں سے تجارت کرایا کرتی تھیں سرمایہ آپ کا ہوتا تھا اور نفع میں آپ اور آپ کا شریک مرد دونوں برابر کے حصے دار ہوتے تھے"

"عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أَنْمَارٍ[9] قَالَتْ : جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْوَةِ لِيَحِلَّ فِي عُمْرَةٍ مِنْ عُمْرَةٍ فَجِئْتُ أَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي فَرُبَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ السِّلْعَةَ فَأُعْطِي بِهَا أَقَلَّ مِمَّا أُرِيدُ أَنْ آخُذَهَا بِهِ ثُمَّ زِدْتُ ثُمَّ زِدْتُ حَتَّى آخُذَهَا بِالَّذِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَهَا بِهِ وَرُبَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ السِّلْعَةَ فَاسْتَمْتُ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَهَا بِهِ ثُمَّ نَقَصْتُ ثُمَّ نَقَصْتُ حَتَّى أَبِيعَهَا بِالَّذِي أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَهَا بِهِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ : لاَ تَفْعَلِي هَكَذَا يَا قَيْلَةُ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَشْتَرِيَ شَيْئًا فَأَعْطِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ أَنْ تَأْخُذِيهِ بِهِ أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ وَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تَبِيعِي شَيْئًا فَاسْتَامِي الَّذِي تُرِيدِينَ أَنْ تَبِيعِيهِ بِهِ أَعْطَيْتِ أَوْ مَنَعْتِ".[10]

"حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا ام بنی انمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مروہ پر آئے میں لکڑی کا سہارا لیتے ہوئے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں خرید و فروخت کرنے والی عورت ہوں کبھی میں ایک چیز خریدنا چاہتی ہوں اور میں اپنے ذہن میں اس کی

قیمت مقرر کر لیتی ہوں (شروع میں) اس سے کم قیمت دیتی ہوں پھر بڑھاتے بڑھاتے اسے اس قیمت پر لیتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی تھی۔ اسی طرح کبھی میں ایک چیز بیچنا چاہتی ہوں اور اس کی قیمت اپنے ذہن میں مقرر کردہ قیمت سے زیادہ بتاتی ہوں پھر گھٹاتے گھٹاتے اسے اس قیمت پر بیچ دیتی ہوں جو قیمت میں نے اپنے ذہن میں مقرر کی ہوتی ہے (نبی کریم ﷺ) نے فرمایا "قیلہ ایسا نہ کیا کرو جب تم کسی چیز کو کریدنا چاہو تو وہی قیمت بتاؤ جس قیمت پر تم اسے خریدنا چاہتی ہو خواہ وہ چیز تمہیں ملے یا نہ ملے اور جب تم کوئی چیز بیچنا چاہو تو جس قیمت پر اسے بیچنا چاہتی ہو تو وہی قیمت بتاؤ خواہ تمہیں وہ قیمت ملے یا نہ ملے"۔

سلائی کڑھائی اور صنعت و حرفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی صنعت و حرفت سے واقف تھیں اس کے ذریعے اپنے اور اپنے خاوند اور بچوں کے اخراجات بھی پورے کرتی تھیں۔

"عن رائطة امرأة عبد الله بن مسعود ---------- فأتت رسول الله صلى الله عليه و سلم فقالت يا رسول الله إني امرأة ذات صنعة أبيع منها وليس لي ولا لولدي ولا لزوجي نفقة غيرها وقد شغلوني عن الصدقة فما أستطيع أن أتصدق بشيء فهل لي من أجر فيما أنفقت قال فقال لها رسول الله صلى الله عليه و سلم : أنفقي عليهم فإن لك في ذلك أجر ما أنفقت عليهم "[11]

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی رائطہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض بولی: میں ایک کاریگر عورت ہوں چیزیں تیار کر کے فروخت کرتی ہوں (اسی طرح میں کماتی ہوں) لیکن میرے شوہر اور بچوں (کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے اس لئے ان) کے پاس کچھ نہیں اس وجہ میں اپنے مال میں سے صدقہ نہیں دے سکتی۔ کیا ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے مجھے (صدقہ کرنے کا) اجر ملے گا آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں تم جو خرچ کرتی ہو تمہیں اس کا اجر ملے گا"۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا سے ان کے شوہر اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ غیر ارادی طور پر کہہ دیا کہ آج سے تم میرے لیے میری ماں کی طرح ہو (ان کو اپنی ماں کی پشت سے تشبیہ دی) بعد میں دونوں مسئلہ دریافت کرنے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے چونکہ اس وقت تک اس

مسئلہ (ظہار) کے بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے آپ ﷺ نے شوہر کو حکم دیا کہ اجازت ملنے تک تم اپنی بیوی سے الگ رہو یہ سن کر بیوی نے کہا:

" يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَهُ مِنْ شَيْءٍ وَمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ إِلاَّ أَنَا"[12]

"اے اللہ کے رسول(ﷺ)ان کے پاس تو خرچ کے لئے کچھ بھی نہیں ہے میں ہی ان پر خرچ کرتی ہوں"۔

"عن ربيع بنت معوذ ، قالت : كان عُمَر بن الخطاب قد استعمل عبد الله بن أبي ربيعة على اليمن ، فكان يبعث إلى أمه أسماء بنت مخربة وهي أم أبي جهل بعطر من اليمن ، فكانت تبيعه إلى الأعطية فكنا نشتري منها"[13]

"ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل مقرر کیا وہ اپنی ماں اسماء بنت مخربۃ جو کہ ابو جہل کی بھی ماں تھیں ان کو یمن سے عطر بھیجا کرتے تھے پس وہ اسے فروخت کرتی تھیں اور ہم ان سے خریدتے تھے"۔

"عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ تَبِيعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِي مِنْهَا"[14]

"عمرۃ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا اپنے (باغ کے) پھلوں میں سے کچھ فروخت کر دیتیں اور کچھ الگ کر لیتیں"۔

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابیات محنت و مزدوری کر کے ضروریات زندگی حاصل کرتی تھیں۔ اپنی ضروریات بھی پوری کرتیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات بھی کرتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا:"تعمل بيدها و تصدق[15] " وہ اپنی محنت سے کماتی اور اللہ کی راہ میں صدقہ بھی کرتی تھیں"

حصول معاش میں مسلمان عورت کے لئے مقررہ حدود

عورت کے لئے کسب معاش بالکل ممنوع نہیں ہے اسلام مثبت طور پر رزق حلال کی جدوجہد کی ترغیب دیتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اسلام عورت کو ملازمت یا کاروبار کرنے کی اجازت بھی دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ کچھ حدود اور ضابطے ایسے ضرور ہیں جن کی پاسداری ہر مسلمان عورت پر بہر حال لازم ہے۔

1. عورت کی ملازمت سے خانگی ذمہ داریاں یعنی گھر اور بچوں کی دیکھ بھال متاثر نہ ہو نیز بچے ماں کی فطری محبت سے محروم نہ ہو کیونکہ اس کی خانگی ذمہ داریاں اصل اور بنیاد ہے۔
2. کام ایسا ہونا چاہئے جس سے عورت کی عزت واحترام اور مرتبے پر منفی اثرات مرتب نہ ہو۔
3. کام پر جاتے ہوئے عورت حجاب اور سادگی کا اہتمام کریں۔ عموماً ملازمت پیشہ عورت ستر و حجاب کی پابندیوں کے بغیر سج دھج کر گھر سے نکلتی ہے۔
4. اختلاط مرد وزن والے اداروں میں کام کرنے سے حتی الامکان اجتناب کریں۔ ترجیحاً ملازمت کسی نسوانی ادارے میں ہو۔
5. کسب معاش میں اپنے گھر والوں (باپ، شوہر، بھائی) کی مرضی شامل ہو تاکہ خاندانی نظم بر قرار رہے۔

ان تمام معاشی اصولوں کی بنیاد پر جو نظریہ کار فرما ہے وہ یہ کہ اسلام کے مطابق عورت اولاد کی پیدائش، پرورش، تربیت اور گھریلو انتظام و انصرام کی ذمہ دار ہے۔ اگر گھر سے باہر کام عورت کے ان بنیادی فریضے سے متصادم نہیں ہو رہا تو شاید یہ وقت کا تقاضا بھی ہو۔ جیسے فی میل اساتذہ اور طب میں فی میل ڈاکٹرز کی ضرورت، گائنی جیسے ضروری شعبوں میں فی میل ڈاکٹرز کی ضرورت و اہمیت اور افرادی قوت سے کوئی بھی معاشرہ بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ البتہ گھر سے باہر کام اسلام میں عورت کا اولین اور بنیادی مسئلہ نہیں کہ اس کے پاس کام ہے یا نہیں ہے؟ عورت کا بنیادی مسئلہ تحفظ اور سلامتی کا احساس ہے اور ظلم وزیادتی سے حفاظت ہے جو ہر ذمہ دار حکومت اور معاشرے کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ معاشی ذمہ داریوں کے انجام دہی میں عورت کے تحفظ و سلامتی کو یقینی بنائے اور ظلم وزیادتی سے اس کی حفاظت کریں۔

---

1 القرآن الکریم، سورہ قصص:23

2 القرآن الکریم، سورۃ النساء:32

3 القرآن الکریم، سورۃ احزاب:35

4 القرآن الکریم: سورۃ التوبۃ:71

5 البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح المختصر، تحقیق مصطفی دیب، دار ابن کثیر یمامہ بیروت، 1407ھ-1987ء، کتاب التفسیر باب سورۃ الاحزاب، رقم 4517۔

6 ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم تحقیق محمد فواد عبد الباقی، داراحیاء التراث العربی بیروت تاریخ طبع نامعلوم کتاب

الطلاق باب جواز خروج المعتدہ البائن والمتوفی عنہا زوجھا فی النھار لحاجتھا، رقم 1483۔ النسائي، أحمد بن شعیب بن علي، السنن الکبری، مؤسسۃ الرسالۃ-بیروت، ط1، 2001م، کتاب الطلاق، خُرُوجُ الْمَبْتُوتَةِ بِالنَّهَارِ، رقم:5713۔

7 البخاری، الجامع الصحیح المختصر، کتاب الجمعہ، باب فاذاقضیت الصلوۃ۔۔۔۔۔ رقم896۔

8 ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد، الطبقات الکبری، تحقیق احسان عباس، دار صادر بیروت۔1968ء ج8ص16۔

9 آپ قیلہ بنت مخرمہ التمیمیہ تھیں آپ حبیب بن ازھر کے نکاح میں تھیں آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور آپ العاص بن عمرو الطفاوی کی پھوپھی تھیں۔ طبقات ابن سعد، ج8ص312۔

10 ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، تحقیق محمد فؤاد عبد الباقی، دار الفکر بیروت، تاریخ طبع نامعلوم، کتاب التجارات، باب السوم، رقم2204۔ طبقات ابن سعد، ج8س311ر قم10803۔

11 ابو عبد اللہ احمد بن ھنبل، مسند احمد بن حنبل، مؤسسۃ قرطبۃ القاھرۃ ج6ص310، رقم26684۔

12 طبقات ابن سعد، ج8ص378، رقم10827۔

13 طبقات ابن سعد، ج10ص212، رقم143۔

14 مالک بن أنس، الموطأ، تحقیق محمد مصطفی الأعظمي، مؤسسۃ زاید بن سلطان آل نھیان، 1425ھ-2004م، کتاب البیوع، باب ما یجوز فی استثناء الثمر، رقم2306۔

15 مسلم، صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابۃ، ج3، ص554۔